حالت احرام میں کمر پر بیلٹ باندھنا اور گھٹنے پر (KneeGrip) پہننا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-600

تاریخ اجراء: 05جمادی الاخری 6144ھ /07دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ احرام کی حالت میں کمر میں درد کی وجہ سے بیلٹ باندھنا اور گھٹنے میں درد کی وجہ سے گرِپ (Knee Grip) پہننے کا کیا حکم ہے، کیا اس صورت میں کوئی کفارہ بھی لازم ہو گا یا نہیں؟ نیز اگر کوئی احرام کی حالت میں درد کی وجہ سے کمر پر بیلٹ اور گھٹنوں میں گرپ دونوں ہی چیزیں پہنے، تو اس پر کتنے کفارے لازم ہوں گے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کمر پر باندھے جانے والا بیلٹ اور گھٹنوں پر پہنا جانے والا گرپ سِلا ہوا ہوتا ہے اور اُسے معتاد انداز میں ہی باندھا اور پہنا جاتا ہے، لہذا یہ لُبس مخیط بروجہ معتاد (یعنی سلے ہوئے لباس کو عادت کے مطابق پہننے) میں داخل ہو گا اور مرد کے لیے احرام کی حالت میں سلا ہوا لباس عادت کے مطابق پہننا شرعاً جائز نہیں، ہاں اگر کوئی شخص واقعی کسی عذر کے سبب جیسے کمر کے درد کے سبب بیلٹ باندھے یا گھٹنوں کے درد کے سبب گرپ پہنے تو عذر کی وجہ سے اُسے پہننے سے وہ گنہگار نہیں ہو گا اور یہ "جرم غیر اختیاری" کہلائے گا، کیونکہ اگر مُحرم عذر کی وجہ سے کوئی ایسا ممنوع کام کرے جس سے کفارہ لازم ہو، تو وہ جرم غیر اختیاری کہلاتا ہے، البتہ اس صورت میں کفارے کی ادائیگی میں تخفیف حاصل ہو گی، جس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) اگر مسلسل پورے چار پہر (یعنی بارہ گھنٹے) یا اس سے زیادہ دیر تک کمر پر بیلٹ کو باندھے رکھے، یا گھٹنوں پر گرپ کو پہنے رکھے، تو اُسے اختیار ہو گا کہ چاہے تو دم دیدے، یا چاہے تو اِن تین صورتوں میں سے کوئی ایک کرلے،

یعنی چاہے تو چھ شرعی فقیروں کو ایک ایک صدقہ فطر یا اس کی قیمت دے دے، یا اُنہیں صبح وشام دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے، یا پھر تین روزے رکھ لے۔

(۲) اور اگر وہ چار پہر یعنی بارہ گھنٹے سے کم دیر تک پہنے رکھے تو اُسے اختیار ہو گا کہ چاہے تو اس کے کفارے میں ایک صدقہ فطر یا اس کی قیمت ادا کر دے یا ایک روزہ رکھ لے۔ مذکورہ دونوں صورتوں میں کفارے کی کوئی بھی صورت اختیار کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا، البتہ صدقہ کے ساتھ ادائیگی میں افضل یہ ہے کہ حرم کے فقراء پر صدقہ کرے اور روزے اپنے وطن آکر بھی رکھ سکتا ہے، حرم مکہ میں رکھنا ہی ضروری نہیں۔

واضح رہے کہ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں کمر پر بیلٹ اور گھٹنوں میں گرپ دونوں ہی چیزیں عذر کی وجہ سے پہنے، چاہے گرپ ایک گھٹنے میں یا دونوں گھٹنوں میں پہنے، تو بہر حال اس پر بیلٹ اور گرپ دونوں کے جرم غیر اختیاری کا ایک ہی کفارہ لازم ہو گا، بیلٹ اور گرپ کا الگ الگ کفارہ نہیں ہو گا۔

احرام کی حالت میں ممنوع لباس کے متعلق ایک ضابطہ بیان کرتے ہوئے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں فرماتے ہیں: ”وفي البحر عن مناسك ابن أمير حاج الحلبي أن ضابطه لبس كل شيء معمول على قدر البدن أو بعضه بحيث يحيط به بخياطة أو تلزيق بعضه ببعض أو غيرهما ويستمسك عليه بنفس لبس مثله“ ترجمہ: بحر الرائق میں ابن امیر الحاج حلبی کی مناسک کے حوالے سے ہے کہ ضابطہ یہ ہے کہ ہر اس چیز کو پہننا (مرد کے لیے احرام کی حالت میں جائز نہیں) جو پورے بدن یا اس کے بعض حصے کے برابر تیار کردہ ہو اس طرح کہ وہ سلائی کے ذریعے یا بعض اجزاء کو بعض کے ساتھ چپکانے یا ان دونوں کے علاوہ کسی چیز کے ذریعے بدن کا احاطہ کرنے والی ہو اور بدن پر خود اس جیسے لباس کے پہننے سے ہی اس کا استمساک حاصل ہو جائے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، جلد 3، صفحہ 571، دار المعرفہ، بیروت)

سلے ہوئے لباس کو معتاد یعنی عادت کے مطابق احرام کی حالت میں پہننے کی ممانعت سے متعلق محیط برہانی میں ہے: ”والأصل أن المحرم ممنوع عن لبس المخيط على وجه المعتاد“ ترجمہ: اور اصل یہ ہے کہ محرم (مرد) کو سلا ہوا لباس معتاد انداز میں پہننا ممنوع ہے۔ (المحیط البرھانی، جلد 2، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم، صفحہ 446، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اگر احرام میں کسی جنایت کا ارتکاب عذر کی وجہ سے کیا تو گناہ نہیں، مگر کفارہ اس صورت میں بھی لازم ہو گا، چنانچہ لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: ”ان جنی بغیر عمد أو بعذر فعلیه الجزاء دون الاثم“ ترجمہ: اگر بغیر

ارادے کے یا عذر کی وجہ سے جنایت کی، تو کفارہ لازم ہو گا، مگر گناہ نہیں ہو گا۔(لباب المناسک مع شرحہ، باب الجنایات، صفحہ 422، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

اگر عذر کی وجہ سے سلا ہو الباس پہنا، تو اُسے کفارے میں اختیار ہو گا، چنانچہ ہدایہ شریف میں ہے: ”لبس مخیطا۔۔۔ من عذر فھو مخیر إن شاء ذبح شاۃ وإن شاء تصدق علی ستۃ مساکین بثلاثۃ أصوع من الطعام وإن شاء صام ثلاثۃ أیام“ ترجمہ: سلا ہو الباس عذر کی وجہ سے پہنا، تو اسے اختیار ہو گا کہ چاہے تو (دم دے یعنی) بکری ذبح کرے اور چاہے تو چھ مسکینوں پر تین صاع (یعنی ہر ایک کو آدھا صاع) صدقہ کر دے اور چاہے تو تین روزے رکھ لے۔(الھدایہ، جلد 1، صفحہ 159، دار احیاء التراث العربي، بیروت)

لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: ”(ولو ارتکب المحظور۔۔۔ لعذر فھو مخیر) ای بین اشیاء ثلاثۃ (ان شاء ذبح شاۃ) أی فی الحرم (وان شاء تصدق علی ستۃ مساکین) وھم من اھل الحرم افضل (وان شاء صام ثلاثۃ ایام) وھذا ما ذکر من الانواع الثلاثۃ (فیما یجب فیہ الدم) أی علی وجہ التخییر (وأما ما یجب بہ الصدقۃ) أی فیما فعلہ من عذر بأن لبس من اقل من یوم (ففیہ یخیر بین الصوم والصدقۃ فان شاء تصدق بنصف صاع أو ما وجب علیہ من الصدقۃ) أی فیما أوجبوا علیہ من أن یطعم شیئا (أو صام عنہ یوما)“ ترجمہ: اور اگر ممنوع کام کسی عذر کی وجہ سے کیا، تو اسے مذکورہ تینوں چیزوں کے ساتھ کفارے میں اختیار دیا جائے گا، چاہے تو حرم میں بکری ذبح کر لے، اور چاہے تو چھ مسکینوں پر صدقہ کر دے اور ان فقیروں کا اہل حرم سے ہونا افضل ہے، اور چاہے تو تین روزے رکھ لے۔ اور یہ جو اختیاری طور پر تین چیزیں ذکر کی گئی ہیں، یہ اس صورت میں ہیں کہ جب اس جنایت سے دم واجب ہو، بہر حال جب ایسی جنایت ہو جس میں صدقہ واجب ہو اور وہ عذر کی وجہ سے کی ہو جیسے ایک دن (یارات سے) کم سلا ہو الباس پہنا، تو اسے روزے اور صدقہ سے کفارے کے درمیان ادائیگی کا اختیار دیا جائے گا، اس طرح کہ چاہے تو نصف صاع گندم صدقہ کرے یا جو بھی اس پر صدقہ واجب ہوا ہے، جیسے ان صورتوں میں جس میں فقہاء نے اس پر کچھ کھلانا واجب کیا ہے، یا پھر وہ ایک دن روزہ رکھے۔(لباب المناسک مع شرحہ، باب الجنایات، صفحہ 473، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

حج کے مسائل سے متعلق نہایت آسان اور عمدہ کتاب بنام ”27 واجبات حج اور تفصیلی احکام“ میں ہے: ”جہاں دَم کا حکم ہے وہ جُرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو گا، تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔ جرم کے غیر اختیاری ہونے پر چاہے تو دَم دے دے، چاہے تو ان تین صورتوں میں سے

کوئی ایک کرلے۔(۱) چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے (۲) چھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلادے (۳) تین روزے رکھ لے۔ مذکورہ تینوں صورتوں میں سے کسی پر بھی عمل کرنے میں اختیار ہے کوئی بھی صورت اختیار کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔ اگر جرم غیر اختیاری ایسا ہو کہ جس میں صدقہ کا حکم ہے تو اختیار ہو گا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔" (27واجبات حج اور تفصیلی احکام، صفحہ173،175، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر کوئی عذر کے سبب بدن کی دو جگہوں پر سلا ہوا لباس پہنے تو جرم غیر اختیاری کا ایک ہی کفارہ لازم ہو گا، چنانچہ بحر الرائق، رد المحتار میں ہے: واللفظ للبحر: "إذا لبسهما على موضعين لضرورة بهما في مجلس واحد بأن لبس عمامة وخفا بعذر فيهما فعليه كفارة واحدة، وهي كفارة الضرورة؛ لأن اللبس على وجه واحد فتجب كفارة واحدة كذا في شرح اللباب" ترجمہ: جب کوئی دو لباس دونوں جگہوں میں ضرورت کی وجہ سے ایک مجلس میں پہنے اس طرح کہ وہ عمامہ اور جرابیں دونوں عذر کی وجہ سے پہنے، تو اس پر ایک کفارہ ہو گا اور وہ کفارہ ضرورت ہو گا، کیونکہ یہ پہننا ایک ہی وجہ کے ساتھ ہے، تو ایک ہی کفارہ واجب ہو گا، یونہی شرح اللباب میں ہے۔ (بحر الرائق، جلد3، صفحہ8، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

حاشیہ ارشاد الساری الی مناسک الملا علی قاری میں ہے: "وظاهر ما ذكر انه لا يلزم لبس الكل فی مجلس واحد۔۔۔بل يكفی جمعها فی يوم واحد ويدل عليه قوله فی اللباب: ويتحد الجزاء مع تعدد اللبس بامور منها اتحاد السبب وعدم العزم على الترك عند النزع وجمع اللباس كله فی مجلس أو يوم" ترجمہ: اور ظاہر اس کا جو ذکر کیا گیا تو وہ یہ ہے کہ (ایک ہی کفارے کے لیے) تمام لباس کو ایک مجلس میں پہننا لازم نہیں، بلکہ ایک دن میں اس کا جمع کرنا کافی ہے اور اس پر لباب میں ان کا قول دلالت کرتا ہے کہ ان امور یعنی سبب کے ایک ہونے اور اتارتے وقت نہ پہننے کے ارادے کے نہ ہونے اور تمام لباس کو ایک مجلس یا ایک دن میں جمع کرنے کی وجہ سے، لباس کے متعدد ہونے کے باوجود کفارہ ایک ہی ہو گا۔ (ارشاد الساری، باب الجنایات، صفحہ428، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "بیماری وغیرہ کے سبب اگر سر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضرورت ہوئی، تو ایک ہی جُرم غیر اختیاری ہے۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1198، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net